Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
CPL 61
الفضل
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
PH: 0092 4524 213029
منگل 28-نومبر 2000ء- یکم رمضان المبارک 1421 ہجری-28-نبوت 1379 ہش جلد 50-85 نمبر 272

روزہ کی جزا

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ابن آدم کا ہر عمل اس کے لئے ہے سوائے روزوں کے کیونکہ وہ میرے لئے ہیں اور میں ہی ان کی جزا ہوں۔

(صحیح بخاری کتاب الصوم باب هل یقول انی صائم)

●●●●●●●●●●●●●

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

یکم دسمبر 1902ء کو مغرب کی نماز سے چند منٹ پیشتر ماہ رمضان کا چاند دیکھا گیا۔ حضرت مسیح موعود مغرب کی نماز گذار کر (بیت الذکر) کی سقف پر چاند دیکھنے تشریف لے گئے اور چاند دیکھنے کے بعد پھر (بیت الذکر) میں تشریف لائے۔

فرمایا کہ:-

رمضان گذشتہ ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے کل گیا تھا۔ (-) صوفیا نے لکھا ہے کہ یہ ماہ تنویر قلب کے لئے عمدہ مہینہ ہے۔ کثرت سے اس میں مکاشفات ہوتے ہیں۔ صلوٰۃ تزکیہ نفس کرتی ہے اور صوم تجلی قلب کرتا ہے۔ تزکیہ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفس امارہ کی شہوات سے بُعد حاصل ہو جائے اور تجلی قلب سے مراد یہ ہے کہ کشف کا دروازہ اس پر کھلے کہ خدا کو دیکھ لے۔ پس انزل فیہ القرآن (البقرہ: 186) میں یہی اشارہ ہے اس میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ روزہ کا اجر عظیم ہے لیکن امراض اور اغراض اس نعمت سے انسان کو محروم رکھتے ہیں۔

خدا تعالیٰ کے احکام دو قسموں میں تقسیم ہیں۔ ایک عبادات مالی' دوسرے عبادات بدنی۔ عبادات مالی تو اسی کے لئے ہیں جس کے پاس مال ہو اور جن کے پاس نہیں وہ معذور ہیں اور عبادات بدنی کو بھی انسان عالم جوانی میں ہی ادا کر سکتا ہے ورنہ ساٹھ سال جب گزرے تو طرح طرح کے عوارضات لاحق ہوتے ہیں نزول الماء وغیرہ شروع ہو کر بینائی میں فرق آ جاتا ہے۔ (کسی نے) یہ ٹھیک کہا ہے کہ پیری و صد عیب۔ اور جو کچھ انسان جوانی میں کر لیتا ہے اس کی برکت بڑھاپے میں بھی ہوتی ہے اور جس نے جوانی میں کچھ نہیں کیا اسے بڑھاپے میں بھی صدہا رنج برداشت کرنے پڑتے ہیں۔ (-)

انسان کا یہ فرض ہونا چاہئے کہ حسب استطاعت خدا کے فرائض بجالاوے۔ روزہ کے بارے میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ وان تصوموا خیر لکم (البقرۃ 185) یعنی اگر تم روزہ رکھ بھی لیا کرو تو تمہارے واسطے بڑی خیر ہے۔

ایک دفعہ میرے دل میں خیال آیا کہ فدیہ کس لئے مقرر کیا گیا ہے تو معلوم ہوا کہ توفیق کے واسطے ہے۔ تاکہ روزہ کی توفیق اس سے حاصل ہو۔ خدا تعالیٰ ہی کی ذات ہے جو توفیق عطا کرتی ہے اور ہر شئے خدا تعالیٰ ہی سے طلب کرنی چاہئے۔ خدا تعالیٰ تو قادر مطلق ہے وہ اگر چاہے تو ایک مدقوق کو بھی روزہ کی طاقت عطا کر سکتا ہے تو فدیہ سے یہی مقصود ہے کہ وہ طاقت حاصل ہو جائے اور یہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہوتا ہے۔ پس میرے نزدیک خوب ہے کہ (انسان) دعا کرے کہ الٰہی یہ تیرا ایک مبارک مہینہ ہے اور میں اس سے محروم رہا جاتا ہوں اور کیا معلوم کہ آئندہ سال زندہ رہوں یا نہ۔ یا ان فوت شدہ روزوں کو ادا کر سکوں یا نہ۔ اور اس سے توفیق طلب کرے تو مجھے یقین ہے کہ ایسے دل کو خدا تعالیٰ طاقت بخش دے گا۔

(ملفوظات جلد دوم ص 561)

رمضان میں ایم ٹی اے پر

درس قرآن

مورخہ 28 نومبر 2000ء سے روزانہ (ماسوائے جمعہ) پاکستانی وقت کے مطابق شام سوا چار بجے سے ساڑھے پانچ بجے تک ایم ٹی اے سے ماہ رمضان کا درس قرآن کریم ٹیلی کاسٹ کیا جائے گا۔ احباب کرام استفادہ فرمائیں۔

ربوہ میں تعلیم القرآن منصوبہ

احباب سے بھر پور تعاون کی اپیل

لوکل انجمن احمدیہ ربوہ نے رمضان المبارک کے بابرکت ایام میں قرآن کریم کی تلاوت اور تدریس کا ایک منصوبہ بنایا ہے اس کے اہم نکات ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

- جو احباب و خواتین قرآن کریم ناظرہ جانتے ہیں وہ ماہ رمضان میں قرآن مجید کا کم از کم ایک دور ضرور مکمل کریں۔ اگر دو ہو سکیں تو بہتر ہے۔
- جو مرد و زن لکھنا پڑھنا جانتے ہیں ان کو قرآن مجید کا پہلا پارہ پڑھایا جائے۔
- جو احباب و خواتین ناخواندہ ہیں ان کو قاعدہ یسرنا القرآن مکمل کروا کے اسی مہینہ میں پہلا پارہ شروع کروا دیا جائے۔
- جملہ اہل ربوہ سورہ بقرہ کا پہلا رکوع اور آیت الکرسی یا سورہ بقرہ کا آخری رکوع اور آخری پارہ کی 5 سورتیں زبانی یاد کریں۔
- ترجمہ کے ضمن میں یہ کوشش کی جائے کہ جو ناظرہ جانتے ہیں وہ سورہ بقرہ کے پہلے رکوع کا ترجمہ یاد کریں نیز آیت الکرسی کا ترجمہ یاد کر لیں۔

اس منصوبہ پر عمل درآمد کی نگرانی کے لئے ایک کمیٹی بنا دی گئی ہے جو مربیان کرام پر مشتمل ہے۔ محلہ جات میں یہ کام مکمل کرنے کے لئے جو کمیٹی قائم ہو گی اس کے نگران اعلیٰ صدر محلہ ہوں گے اور ایک مربی سلسلہ تدریسی پروگرام کے انچارج ہوں گے۔ نیز سیکرٹری تعلیم القرآن' سیکرٹری اصلاح و ارشاد اور دس اساتذہ اس کے رکن ہوں گے۔ عموی طور پر

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

قرآن کریم رمضان کی فضیلت بیان کرنے کے لئے اتارا گیا ہے

نماز' روزہ اور ذکر الٰہی اللہ کے رستے میں خرچ کئے گئے مال کو سات سو گنا بڑھا دیتا ہے

رمضان میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ 10 دسمبر 1999ء بمطابق 10 فتح 1378 ہجری شمسی بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورہ بقرہ کی آیت نمبر 186 کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

اس کا سادہ عام فہم ترجمہ یہ ہے کہ رمضان کا مہینہ جس میں قرآن انسانوں کے لئے ایک عظیم ہدایت کے طور پر اتارا گیا اور ایسے کھلے نشانات کے طور پر جن میں ہدایت کی تفصیل اور حق و باطل میں فرق کر دینے والے امور ہیں۔ پس جو بھی تم میں سے اس مہینے کو دیکھے تو اس کے روزے رکھے۔ اور جو مریض ہو یا سفر پر ہو تو گنتی پوری کرنا دوسرے ایام میں ہوگا۔ اللہ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لئے تنگی نہیں چاہتا اور چاہتا ہے کہ تم (سہولت سے) گنتی کو پورا کرو اور اس ہدایت کی بناء پر اللہ کی بڑائی بیان کرو جو اس نے تمہیں عطا کی اور تاکہ تم شکر کرو۔

اسی آیت کریمہ کے متعلق امام رازیؒ لکھتے ہیں کہ "اللہ تعالیٰ کے ارشاد انزل فیہ القرآن کی تفسیر کرتے ہوئے سفیان بن عیینہ نے کہا ہے کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ قرآن کریم رمضان کی فضیلت بیان کرنے کے لئے اتارا گیا ہے"۔ اس لئے یہ خیال کہ رمضان کے مہینہ میں قرآن شروع ہوا ہے اور پورا گویا قرآن ہی پہلے رمضان میں نازل ہو گیا تھا یہ غلط خیال ہے۔ اصل جیسا کہ امام رازی نے فرمایا ہے یہ تفسیر بہت ہی عمدہ ہے کہ قرآن کریم رمضان کی فضیلت بیان کرنے کے لئے اتارا گیا ہے۔

"حسن بن فضل نے بھی یہی معنی لئے ہیں" اس لئے "اس کی مثال یہ ہے کہ کہا جاتا ہے کہ انزل فی الصدیق کذا۔ یعنی مراد یہ لیتے ہیں کہ اس کی فضیلت کے بارہ میں اتارا گیا ہے۔" انزل فی الصدیق کذا ایک مثال ہے کسی صدیق کی فضیلت بیان کرنے کے لئے کوئی چیز اتاری جائے تو کہا جائے گا انزل فی الصدیق کذا۔ اس لئے قرآن کریم بھی اس مہینہ کی فضیلت کے بارہ میں اتارا گیا ہے۔

"ابن انباری کہتے ہیں کہ رمضان کے روزے مخلوق پر واجب ہونے کے بارہ میں قرآن کریم نازل کیا گیا ہے۔ جس طرح وہ کہتا ہے انزل اللّٰہ فی الزکٰوۃ کذا و کذا اور مراد یہ ہوتی ہے کہ اس کے واجب ہونے کے بارہ میں نازل فرمایا ہے۔" تو ایک یہ بھی خیال ہے کہ رمضان کو فرض کرنے کے متعلق' اس کے روزے فرض کرنے کی خاطر یہ آیت نازل ہوئی ہے۔ "اگر انزل فی الخمر کذا کہا جائے تو اس کی تحریم کے بارہ میں ذکر کرنا مراد ہوتا ہے" (تفسیر کبیر امام رازی) ہمیشہ تعریف ہی نہیں ہوتی بلکہ کسی چیز کی برائی کے متعلق بھی کچھ بیان کیا جائے تو اس کو بھی انزل فیہ کے محاورہ سے یاد کیا جاتا ہے۔

علامہ زمخشری نے کشاف میں اور علامہ آلوسی نے روح المعانی میں لکھا ہے کہ یہ بھی کہا گیا ہے کہ قرآن رمضان المبارک کی شان بیان کرنے کے لئے نازل ہوا ہے۔ یہ ساری آراء اپنی اپنی جگہ درست ہیں۔ پس پہلے اس سے کہ میں اس خطبہ کا آغاز احادیث نبوی سے کروں میں یہ بیان کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ آج Friday the 10th ہے اور اس سے ہمارے رمضان کا آغاز ہو رہا ہے اور پاکستان میں بھی فرائیڈے دی ٹینتھ ہی کو رمضان شریف کا آغاز ہو رہا ہے اور ایک عجیب لطف کی بات یہ بھی ہے کہ جمعہ سے شروع ہو رہا ہے اور جمعہ ہی کو رمضان ختم ہو رہا ہے۔ اس میں یقیناً کوئی الٰہی حکمت پوشیدہ ہے۔ ہم دعا گو ہیں اور راضی برضا ہیں اللہ تعالیٰ اگر اس مہینہ کی برکتوں میں سے ہمیں کچھ اور برکتیں بھی دکھانا چاہے ان برکتوں کے علاوہ جو اس مہینہ سے بہرحال وابستہ ہیں تو اس کا فضل اور اس کا احسان ہے مگر بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ اتفاق نہیں ہے' یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی تقدیر ہے جو ظاہر کی گئی ہے۔

اب اس تمہید کے بعد جس سے متعلق میری دعا ہے کہ اللہ کرے کہ ہماری نیک توقعات اس رمضان سے ہر لحاظ سے پوری ہوں اور اس میں ہم وہ برکتیں کما جائیں جو اس رمضان نے ہمارے لئے مقدر کر رکھی ہیں۔ میں اب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک روایت بیان کرتا ہوں کہ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رمضان تمہارے پاس آیا ہے وہ برکت والا مہینہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے روزوں کو تم پر فرض کیا ہے۔ اس میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ اور سرکش شیاطین کو جکڑ دیا جاتا ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ کی ایک رات ہے جو ہزار ماہ سے افضل ہے' جو کوئی اس رات کی خیر سے محروم کر دیا گیا وہ ہر بھلائی سے محروم کر دیا گیا۔" (سنن النسائی کتاب الصیام) اس میں پہلے بھی میں بیان کر چکا ہوں آگے اور وضاحت ہو جائے گی کہ شیطان جکڑ دیئے جاتے ہیں تو یہ مراد نہیں ہے کہ بدلوگوں کے شیاطین بھی جکڑے جاتے ہیں ان کو تو اور بھی زیادہ گناہ ہوتا ہے رمضان میں بے حیائیاں کرنے کا۔ اس لئے مراد یہی ہے کہ وہ جو خود خدا کی رضا کی زنجیروں میں اپنے آپ کو جکڑتے ہیں ان کے شیاطین جکڑے جاتے ہیں اور رمضان کے مہینہ میں شیطانی خیالات سے بھی انسان پاک رہتا ہے۔

دوسری حدیث جو ہے یہ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف سے روایت ہے آپ بیان کرتے ہیں کہ "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک کا ذکر فرمایا اور اسے تمام مہینوں

پبلشر آغا سیف اللہ - پرنٹر قاضی منیر احمد - مطبع ضیاء الاسلام پریس - مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے افضل قرار دیا اور فرمایا جو شخص رمضان کے مہینہ میں حالت ایمان میں ثواب کی نیت سے اور اپنا محاسبہ کرتے ہوئے عبادت کرتا ہے۔ وہ اپنے گناہوں سے اس طرح پاک ہو جاتا ہے جیسے اس روز تھا جب اس کی ماں نے اسے جنم دیا۔ (سنن النسائی کتاب الصوم) اس میں "اپنا محاسبہ کرتے ہوئے عبادت کرتا ہے۔" یہ بہت ضروری ہے عبادت کے وقت بار بار توجہ اس طرف منعکس ہونی چاہئے کہ عبادت میں جو جو نیکیوں کا حکم ہے یا جن بدیوں سے رکنے کا حکم ہے کیا انسان اس پر عمل کر بھی رہا ہے کہ نہیں۔ اس محاسبہ کے ساتھ ساتھ اگر عبادتیں گزاری جائیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے انسان کی بہت سی بدیاں یا بعض صورتوں میں تمام بدیاں اس رمضان میں جھڑ سکتی ہیں۔

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ "میں نے آنحضرت ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ جس شخص نے رمضان کے روزے رکھے اور جس نے رمضان کے تقاضوں کو پہچانا اور جو اس کے دوران ان تمام باتوں سے محفوظ رہا جن سے اس کو محفوظ رہنا چاہئے تھا تو اس کے روزے اس کے پہلے گناہوں کا کفارہ بن جاتے ہیں۔" (مسند احمد بن حنبل) یعنی پہلے گناہ بخشے تو جاتے ہیں مگر اس صورت میں کہ رمضان کے تقاضوں کو پہچانا جائے اور ان کو پورا کیا جائے۔

ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ آپؓ نے عرض کیا "یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسا عمل بتائیے جو مجھے جنت میں داخل کر دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تیرے لئے روزہ ہے۔ پس روزہ کا کوئی بدل نہیں یا یہ فرمایا کہ اس جیسی کوئی چیز نہیں"۔ (مسند احمد بن حنبل باقی مسند الانصار) یعنی روزہ میں تمام نیکیاں اکٹھی ہو جاتی ہیں جو فرضی عبادات ہیں، جو نفلی عبادات ہیں، جن چیزوں کے کھانے کی اجازت ہے ان سے رکنا وغیرہ وغیرہ تو فرمایا روزہ کا کوئی بدل نہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تمہارا یہ مہینہ تمہارے لئے سایہ فگن ہوا ہے" اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ کا حلفی ارشاد ہے کہ "مومنوں کے لئے اس سے بہتر کوئی مہینہ نہیں گزرا اور منافقوں کے لئے اس سے برا مہینہ اور کوئی نہیں گزرا" تو اس حدیث سے یہ بات خوب کھل گئی کہ منافقوں کے شیطان نہیں جکڑے جاتے۔ اور کافروں اور مشرکوں کے شیطان کیسے جکڑے جاسکتے ہیں۔ منافق پر یہ مہینہ بہت بھاری گزرتا ہے۔ منافقوں کے لئے اس سے برا مہینہ اور کوئی نہیں گزرا اس بے چارے کو منافقت کی وجہ سے دکھانے کے لئے روزے رکھنے پڑتے ہیں، بھوکا پیاسا رہتا ہے اور خواہ مخواہ کی مشقت اٹھاتا ہے تو بڑی ہی تکلیف کے ساتھ رمضان کا مہینہ گزرتا ہے۔ پھر فرمایا "منافق (کے گناہوں) کا بوجھ اور بدبختی لکھ لیتا ہے۔ اور مہینے سے پہلے ہی مومن کی نیکیاں اور اس کے نوافل بھی لکھ لیتا ہے۔" یعنی اللہ کو علم ہے کہ مومن یہ نیکیاں کرے گا۔ "اس طرح کہ مومن مالی قربانیوں کے لئے اپنی طاقت تیار کرتا ہے اور منافق غافل لوگوں کی اتباع اور ان کے عیوب کی پیروی میں قوت بڑھاتا ہے۔" یعنی مومن اس مہینہ میں مالی قربانی کے لئے بہت تیاری کرتا ہے اور جیسا کہ بعض احادیث سے ثابت ہے آنحضرت ﷺ تو اپنا صدقہ خیرات اتنا بڑھا دیا کرتے تھے جیسے جھکڑ چل رہا ہو اور عام دنوں میں تو ہمیشہ ہی خیرات کیا کرتے تھے مگر رمضان شریف میں وہ خیرات بہت بڑھ جایا کرتی تھی۔ تو فرمایا "اس طرح کہ مومن مالی قربانیوں کے لئے اپنی طاقت تیار کرتا ہے اور منافق غافل لوگوں کی اتباع اور ان کے عیوب کی پیروی میں قوت بڑھاتا ہے۔ پس درحقیقت یہ حالت مومنوں کے لئے غنیمت اور فاجر کے لئے (اس کے مطابق) ساز گار ہوتی ہے۔" (مسند احمد باقی المستکثرین)

ایک اور حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ "کبائر سے بچنے کے لئے پانچ نمازیں، ایک جمعہ اگلے جمعہ تک اور ایک رمضان اگلے رمضان تک کفارہ ہوتا ہے۔" (صحیح مسلم کتاب الطہارۃ) پانچ دفعہ روزانہ نماز پڑھنے سے اگر وہ سوچ کر پڑھے تو اپنے نفس کا محاسبہ ہوتا رہتا ہے اس کو ایک طریق سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایسا ہی ہے جیسے پانچ دفعہ کوئی اپنے ساتھ بہتے ہوئے دریا میں غوطے مارے اور نہائے تو اس کی کثافت جھڑ جاتی ہے اسی طرح جو شخص پانچ نمازیں پڑھتا ہے توجہ کے ساتھ، ہر نماز کے درمیان جو کبھی فاسد خیالات یا حرکات سرزد ہو گئی ہوں وہ اگلی نماز میں ٹھیک تو اس طرح ہو جاتی ہیں کہ ان کی اصلاح کی طرف توجہ ہو جاتی ہے۔ تو ہر نماز میں پچھلی نماز اور اس نماز کے درمیان کی بدیوں کی طرف انسان کی توجہ پھرتی ہے اور اسے دور کرنے کی توفیق ملتی ہے۔

اسی طرح ہر جمعہ کو خصوصیت کے ساتھ اس ہفتہ کی غلطیوں کو دور کرنے کی توفیق ملتی ہے اور جو نمازمیں توجہ ہوتی ہے جمعہ کو اس سے بھی زیادہ توجہ ہوتی ہے۔ اور پھر ایک رمضان اور دوسرے رمضان کے درمیان جو دونوں رمضانوں کا فرق ہے اس کا موازنہ ہو جاتا ہے۔ وہ اس طرح کہ جب اگلا رمضان شروع ہوتا ہے تو اس وقت انسان اپنے ماضی پر غور کرنا شروع کرتا ہے تو معلوم کرتا ہے کہ میں پچھلی دفعہ رمضان سے جس حالت سے نکلا تھا اس وقت داخل ہوتے وقت ویسی حالت نہیں رہی بلکہ اس میں کمزوری آگئی ہے تو اس لئے مومن کو ہر طرف سے اس کی طوعی نیکیوں نے جکڑا ہوا ہوتا ہے اور نمازوں کے علاوہ جمعہ اور پھر رمضان گویا اس کا سارا سال خدا تعالیٰ کی حفاظت میں صرف ہوتا ہے اور اپنی بدیاں دور کرنے کی طرف توجہ رہتی ہے۔

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ "آنحضرت ﷺ لوگوں میں سے سب سے زیادہ سخی تھے اور رمضان میں آپ کی سخاوت عروج پر ہوتی تھی جبکہ جبریل آپ سے ملتے تھے۔ اور جبریل آپؐ سے رمضان کی ہر رات ملتے اور حضورؐ سے مل کر قرآن کا دور کیا کرتے تھے۔" یہاں بھی مراد ہے کہ ہر رمضان میں اس حصہ کا دور کیا جاتا تھا جو اس سے پہلے نازل ہو چکا ہو۔ ورنہ جو قرآن بعد میں نازل ہونا تھا اس کا دور نہیں کیا جاتا تھا۔ تو "ہر رات ملتے اور حضورؐ سے مل کر قرآن کا دور کیا کرتے تھے تب رسول اللہ ﷺ بھلائی کے معاملہ میں تیز آندھی کی رفتار سے بھی زیادہ سخی ہوتے تھے۔" (صحیح بخاری کتاب بدء الوحی)

حضرت سہل بن معاذؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "نماز، روزہ اور ذکر کرنا، اللہ تعالیٰ کے راستہ میں خرچ کئے گئے مال کو سات سو گنا بڑھا دیتا ہے۔" (سنن ابی داؤد کتاب الجہاد) اب یہ جو گنا والی احادیث ہیں ان سب میں یہ پیش نظر رکھنا چاہئے کہ سات سو کی کوئی حد نہیں۔ بعض بالیوں میں سات سو دانے بھی لگ جاتے ہیں مگر اس کے ساتھ ہی خدا تعالیٰ یہ بھی فرماتا ہے کہ جس کو چاہے زیادہ بھی بڑھا دیتا ہے تو یہ محض تحریص کی خاطر محاورے استعمال ہوئے ہیں ان کو لفظاً نہیں لینا چاہئے کہ میری یہ نیکیاں سات سو گنا بڑھ جائیں گی بلکہ مراد یہ ہے کہ کثرت سے ان لوگوں کی نیکیاں بڑھتی ہیں جو خلوص کے ساتھ رمضان کے روزے رکھتے اور رمضان کے دنوں میں خصوصیت کے ساتھ خرچ کرتے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "سحری کھایا کرو، سحری کھانے میں برکت ہے۔" (بخاری کتاب الصوم) یہ حدیثیں جن جن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کتب سے لی گئی ہیں وہ اکثر صحاح کتب ہی ہیں اور جو غیر صحیح یعنی جو صحت کے معیار پہ پوری نہیں اترتیں ان کو میں نے چھان کے الگ کر دیا تھا اس لئے یہ بخاری یا مسلم وغیرہ سے اکثر حدیثیں لی گئی ہیں۔ چھپتے وقت تو دیکھ لیا جائے گا مجھے بار بار پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سحری کھایا کرو' سحری کھانے میں برکت ہے۔ تو برکت ایک تو اس طرح ہم نے دیکھی ہے کہ بچوں کو صبح سحری کے وقت اٹھایا جائے خواہ روزہ نہ بھی رکھنا ہو تو سحری کھاتے وقت ان کو عادت پڑنی شروع ہو جاتی ہے کہ صبح جلدی اٹھیں اور ان کو سحری میں ایک خاص مزہ ہوتا ہے۔ ناشتے میں وہ مزہ نہیں ملتا جو سحری میں مزہ ملتا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا "جس وقت تم میں سے کوئی ایک اذان سن لے اور برتن اس کے ہاتھ میں ہو تو وہ اس کو نہ رکھے یہاں تک کہ اپنی ضرورت پوری کر لے۔" (سنن ابی داؤد کتاب الصوم) مراد یہ ہے کہ اگر اذان ہو رہی ہو تو نماز کی طرف دھیان جاتا ہے مگر کھانا شروع ہو چکا ہو تو پلیٹ یا جس چیز میں بھی وہ کھانا ہے وہ اس کو ختم کر لے۔ اس سے یہ یاد رکھیں کہ مومن تو ایک انتڑی میں کھاتا ہے سات انتڑیوں میں تو کافر کھاتے ہیں۔ تو اگر کوئی اپنے آپ کو مومن بھی کہے اور اتنا کھائے کہ اذان سننے کے باوجود ساری نماز ہی ہاتھ سے جاتی رہے تو یہ کوئی نیکی نہیں ہے۔ نیکی یہ ہے کہ شروع ہو چکا ہو تو باقی جلدی جلدی کھا لے اور کوشش یہی ہو کہ ساری کی ساری نماز مل سکے۔

حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا "لوگ اس وقت تک بھلائی کے ساتھ رہیں گے" جب تک افطار میں جلدی کرتے رہیں گے" (بخاری کتاب الصوم) اب افطار میں جلدی کا جو مسئلہ ہے اس سے مراد یہ ہے کہ بعض فرقوں میں یہ خیال ہے (۔) کہ رمضان کے بعد افطاری میں جتنی دیر کی جائے اتنا زیادہ ثواب ملتا ہے۔ بالکل جھوٹ ہے۔ جس وقت پتہ لگ جائے کہ افطاری ہو گئی ہے' افطاری کا وقت ہو گیا ہے اسی وقت افطاری کر لینی چاہئے۔ مگر جلدی سے یہ مراد نہیں کہ دوڑتے ہوئے جاؤ افطاری کی طرف۔ کوشش یہی کرنی چاہئے کہ افطاری میں دیر نہ ہو' بس اتنی مراد ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا "جو شخص روزہ کی حالت میں بھول کر کھا پی لے وہ اپنے روزہ کو پورا کرے اس کو اللہ تعالیٰ نے کھلایا اور پلایا ہے۔" (بخاری کتاب الصوم) تو بھول کر کھا لے تو کوئی گناہ نہیں ہے لیکن بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ اگر بھول کر کھاتے ہوئے دیکھ لے تو پھر گناہ ہو جائے گا۔ مراد یہ ہے کہ چھپ کر کھا لو تو گناہ نہیں ہوگا اور ایسے لطیفے بعض لوگوں کے مجھے یاد ہیں کہ ان کے بھائی نے دیکھا تو وہ بیٹھ کے چھپ کے کھانا کھا رہی تھیں بھائی نے کہا ہیں! یہ روزہ۔ اس نے کہا اوہو تم نے تو دیکھ کر میرا روزہ توڑ دیا۔ میں تو بھول کے کھا رہی تھی۔ تو بھول کے کھا رہا ہو تو دیکھنے سے روزہ نہیں ٹوٹا کرتا۔ بھول کے کھانے سے روزہ ٹوٹا ہی نہیں کرتا' یہ اللہ کی طرف سے دعوت بیان کی گئی ہے۔ تو بھول کے آپ میں سے بھی کئیوں نے کھایا ہوگا اور مجھے بھی یاد ہے کئی دفعہ میں نے بھی بھول کے کھایا ہے لیکن جس وقت یاد آ جائے کہ روزہ ہے اسی وقت جو منہ میں ہے وہ تھوک دینا چاہئے۔ اس سے پہلے پہلے جو کھا لیا وہ کھا لیا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ "رسول کریم ﷺ ایک سفر پر تھے۔ آپؐ نے لوگوں کا ہجوم دیکھا اور ایک آدمی پر دیکھا کہ سایہ کیا گیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا' کیا ہے؟ انہوں نے کہا یہ شخص روزہ دار ہے۔ آپؐ نے فرمایا سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے۔" (بخاری کتاب الصوم) اب یہ دیکھیں دکھاوا بھی ہے اور کتنا عجیب تماشہ ہے کہ ایک شخص چل رہا ہے روزے میں روزہ رکھ کر سفر کی حالت میں اور لوگ اس پہ چھتریاں لے کر پھر رہے ہیں کہ دھوپ نہ پڑے اس کے اوپر یا پلو سے اس پہ سایہ کر رہے ہوں۔ یہ سب یا تو اس شخص کی نااہلی تھی' سمجھ کم تھی یا سنا نہیں ہوا تھا کہ روزہ نہیں رکھا کرتے سفر میں۔ مگر اگر جان بوجھ کر کیا گیا تھا تو یہ محض دکھاوا تھا اور اس نیکی کا کوئی بھی ثواب نہیں۔ آپؐ نے فرمایا "سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے۔"

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ "رسول کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے ایک شخص نے رمضان کے مہینہ میں سفر کی حالت میں روزہ اور نماز کے بارہ میں دریافت کیا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رمضان میں سفر کی حالت میں روزہ نہ رکھو۔ اس پر ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ میں روزہ رکھنے کی طاقت رکھتا ہوں۔ نبی ﷺ نے فرمایا (۔) کیا تو اللہ سے زیادہ قوی ہے یا اللہ تجھ سے زیادہ قوی ہے۔" تو خدا تعالیٰ کو اپنی طاقتیں نہ دکھا۔ "یقیناً اللہ تعالیٰ نے میری امت کے مریضوں اور مسافروں کے لئے رمضان میں سفر کی حالت میں روزہ نہ رکھنا بطور صدقہ ایک رعایت قرار دیا ہے۔" اللہ تو رعایت کر رہا ہے اور انسان بدتمیزی سے اس کو چھوڑ دے کہ مجھے نہیں یہ رعایت چاہئے' یہ گناہ ہے۔ اس میں کوئی نیکی نہیں ہے بلکہ آپ کے بچے بھی اگر آپ کو پیار سے کوئی چیز دیں اور وہ ان کو رد کر دیں تو آپ کو اس وقت برے لگتے ہیں حالانکہ بظاہر آپ کی چیز بچی ہوئی ہوتی ہے۔ تو اس لئے یاد رکھیں کہ اللہ کی رضا میں سب نیکی ہے۔ جب اللہ خوشی سے کوئی اجازت دیتا ہے تو خوشی سے اس اجازت کو قبول کریں۔ اللہ پر نیکی زبردستی نہیں ٹھونسی جا سکتی۔ چنانچہ فرمایا "کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ وہ تم میں سے کسی کو کوئی چیز صدقہ دے پھر اس چیز کو صدقہ دینے والے کو لوٹا دے۔" (المصنف للحافظ الکبیر ابی بکر عبد الرزاق بن ھمام الصنعانی جلد 2 ص 565 باب الصیام فی السفر) یعنی کسی کو صدقہ دے اور وہ اس کو لوٹا دے جس نے صدقہ دیا ہو یہ جائز نہیں' مناسب نہیں ہے محبت اور شکریہ کے ساتھ لے لینی چاہئے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا "جو شخص جھوٹ بولنے اور جھوٹ پر عمل کرنے سے اجتناب نہیں کرتا اللہ تعالیٰ کو اس کے بھوکا پیاسا رہنے کی کوئی ضرورت نہیں" یعنی روزہ رکھنے کے باوجود اگر انسان کا جھوٹ ہی نہیں چھٹتا تو پھر خدا تعالیٰ کو اس کے بھوکا پیاسا رہنے سے کیا مزا آ سکتا ہے' کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے؟ بھوکا پیاسا رہنا تو اس کے اپنے فائدہ میں ہے لیکن وہ تب ہے جب وہ جھوٹ کو ترک کر دے اور اگر جھوٹ کو ترک کر دے تو سب گناہ ترک ہو جاتے ہیں اس لئے خصوصیت سے رسول اللہ ﷺ نے صرف ایک گناہ کا ذکر فرمایا ہے اور اس کے اندر سارے گناہ شامل ہو جاتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "کتنے ہی ایسے روزہ دار ہیں کہ ان کو روزوں سے صرف پیاس ملتی ہے اور کتنے ہی رات کو قیام کرنے والے ہیں کہ ان کو قیام سے صرف بیداری ملتی ہے" (سنن الدارمی' کتاب الرقاق) یعنی روزہ کا روحانی فائدہ نہ پہنچے تو پیاسا رہنے سے خواہ مخواہ انسان تکلیف ہی اٹھاتا ہے اور کوئی ثواب نہیں مل رہا ہوتا۔ اور رات کو بھی اگر جاگتا ہے اور سوچ کر نماز نہیں پڑھتا یا اپنا محاسبہ نہیں کرتا تو محض ایک رت جگا ہے وہ خدا کی خاطر نہیں ہوتا اور نام اس کا خدا کی خاطر ہی رکھا جائے تب بھی درحقیقت وہ نفس کی بڑائی کی خاطر ایک کوشش ہے' ایک وہم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے جس کی کوئی بھی حقیقت نہیں ہے۔ للہ اگر عبادت کی جائے اور اللہ کو قبول ہو تو وہی عبادت سچی عبادت ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ "روزہ ایک ڈھال اور آگ سے بچانے والا ایک حصن حصین ہے۔" (مسند احمد، باقی مسند المستکثرین) روزہ سے انسان ہر قسم کی بدیوں سے بچ سکتا ہے۔ ایک ڈھال ہے جس کے نتیجہ میں اس پر شیطان حملے نہیں کر سکتا اس طرح روزہ گویا جہنم سے بچانے والا بن جاتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انسان کے سب کام اس کے اپنے لئے ہیں مگر روزہ میرے لئے ہے اور میں خود اس کی جزا بنوں گا یعنی اس کی اس نیکی کے بدلہ میں اسے اپنا دیدار نصیب کروں گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے روزہ ڈھال ہے پس تم میں سے جب کسی کا روزہ ہو تو نہ وہ بیہودہ باتیں کریں نہ شور شرابہ اور اگر کوئی اسے گالی دے یا لڑے جھگڑے تو چاہئے کہ وہ کہے میں تو روزہ دار ہوں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی جان ہے روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے۔" روزہ رکھنے کے بعد جب منہ بند رہتا ہے تو ایک ہلکی سی بو خود بخود پیدا ہوتی ہے۔ لیکن بعض لوگوں کے ویسے ہی زیادہ کھانے سے بدبو پیدا ہوتی ہے' یہ وہ بدبو مراد نہیں ہے۔ بہت زیادہ کھالیا جائے' ٹھونس لیا جائے اور پھر روزہ رکھا جائے تو اس معدہ کی خرابی کی بو ایک الگ بات ہے مگر تھوڑا مناسب کھایا جائے تو پھر بھی منہ سے کچھ نہ کچھ بو آتی ہے۔

کستوری کا جو ذکر فرمایا ہے تو سب دنیا میں کستوری کی خوشبو پسندیدہ سمجھی جاتی ہے تو یہ مراد نہیں کہ اللہ تعالیٰ کو خوشبو کستوری کی آتی ہے اور وہ اچھی لگتی ہے۔ ہم لوگوں کی مثال ہے ہمیں کستوری چونکہ اچھی لگتی ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں سمجھانے کی خاطر یہ لفظ استعمال فرمائے ہیں کہ روزہ دار کے منہ سے جو ہلکی سی بو منہ بند رکھنے کی وجہ سے آتی ہے وہ گویا کستوری سے بھی بہتر خوشبو ہے۔ پھر فرمایا "روزہ دار کے لئے دو خوشیاں (مقدر) ہیں جن سے وہ فرحت محسوس کرتا ہے اول جب وہ افطار کرتا ہے تو خوش ہوتا ہے اور دوسرے جب اپنے رب سے ملے گا تو اپنے روزہ کے باعث خوش ہوگا۔" (صحیح بخاری۔ کتاب الصوم باب ھل یقوم انی صائم اذا شتم) اور یہ ملنا جو ہے یہ آخرت کا ملنا صرف مراد نہیں' اس دنیا میں ہی روزہ دار جب اپنے رب سے ملتا ہے اور روزہ کے نتیجہ میں وہ اپنے آپ کو اپنے رب کے قریب ہوتا ہوا محسوس کرتا ہے تو اس کو اس کی غیر معمولی جزا مل جاتی ہے۔

حضرت عامر بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا "سردیوں میں روزے رکھنا غنیمت باردہ ہے"۔ (ترمذی کتاب الصوم) یعنی آج کل جو روزے آرہے ہیں یہ تو ابھی شروع ہوئے اور ابھی ختم ہو گئے تو یہ ٹھنڈ کے روزے ہیں مگر ثواب میں کم نہیں ہیں۔ ایسی نعمت ہے جو ٹھنڈ پہنچاتی ہے اور اللہ کو یہ چھوٹے روزے بھی اچھے لگتے ہیں۔ تو جو خدا کی خاطر روزے رکھے جائیں وہ تھوڑے بھی ہوں' چھوٹے بھی ہوں تو دراصل وہ روزے ہی ہوتے ہیں اور دراصل روزہ خواہ کتنا بھی چھوٹا ہو یہ روزہ دار کا جو احساس ہے ناپابندی کا یہ پھر بھی رہتا ہے۔ کوئی روزہ رکھنے والا اس احساس پابندی سے خالی نہیں ہوتا۔ تو اللہ کی خاطر خواہ تھوڑی پابندی اٹھائی جائے خواہ زیادہ ہو موسم پر تو انسان کو اختیار نہیں ہوتا تو تھوڑی پابندی بھی ہو تو وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک ایک نعمت اور غنیمت ہے جو دل کو سکون پہنچانے والی ہے اور ٹھنڈ پہنچانے والی ہے۔

اب میں چند اقتباسات حضرت مسیح موعود (۔) کے آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ فرمایا شھر رمضان...... سے ماہ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے۔ صوفیاء نے لکھا ہے کہ یہ ماہ تنویر قلب کے لئے عمدہ مہینہ ہے۔ کثرت سے اس میں مکاشفات ہوتے ہیں۔ صلوٰۃ تزکیہ نفس کرتی ہے اور صوم تجلی قلب کرتا ہے۔ تزکیہ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفس امارہ کی شہوات سے بعد حاصل ہو جائے اور تجلی قلب سے مراد یہ ہے کہ کشف کا دروازہ اس پر کھلے کہ خدا کو دیکھ لے۔"

(ملفوظات جلد چہارم ص 256)

پھر فرمایا "روزہ کی حقیقت سے بھی لوگ ناواقف ہیں۔ اصل یہ ہے کہ جس ملک میں انسان جاتا نہیں اور جس عالم سے واقف نہیں اس کے حالات کیا بیان کرے۔ روزہ اتنا ہی نہیں کہ اس میں انسان بھوکا پیاسا رہتا ہے بلکہ اس کی ایک حقیقت اور اس کا اثر ہے جو تجربہ سے معلوم ہوتا ہے۔ انسانی فطرت میں ہے کہ جس قدر کم کھاتا ہے اسی قدر تزکیہ نفس ہوتا ہے اور کشفی قوتیں بڑھتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کا منشا اس سے یہ ہے کہ ایک غذا کو کم کرو اور دوسری کو بڑھاؤ۔ ہمیشہ روزہ دار کو یہ مد نظر رکھنا چاہئے کہ اس سے اتنا ہی مطلب نہیں ہے کہ بھوکا رہے بلکہ اسے چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے تاکہ تبتل اور انقطاع حاصل ہو۔ پس روزے سے یہی مطلب ہے کہ انسان ایک روٹی چھوڑ کر جو صرف جسم کی پرورش کرتی ہے دوسری روٹی کو حاصل کرے جو روح کی تسلی اور سیری کا باعث ہے اور جو لوگ محض خدا کے لئے روزے رکھتے ہیں اور نرے رسم کے طور پر نہیں رکھتے انہیں چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح اور تہلیل میں لگے رہیں جس سے دوسری غذا انہیں مل جاوے"۔

(ملفوظات جلد نہم ص 122 تا 123)

اب ایک شخص نے حضرت مسیح موعود (۔) سے سوال کئے۔ ان سوالات کے جوابات حضرت مسیح موعود (۔) دے رہے ہیں اور سوال کرنے والے نے بھی بال کی کھال ادھیڑی ہوئی ہے۔ ایک شخص کا سوال تھا کہ روزہ دار کو آئینہ دیکھنا جائز ہے یا نہیں؟" فرمایا: جائز ہے۔ اسی طرح ایک اور سوال پیش ہوا کہ حالت روزہ میں سر کو یا داڑھی کو تیل لگانا جائز ہے یا نہیں؟ فرمایا جائز ہے۔ سوال پیش ہوا کہ روزہ دار کو خوشبو لگانا جائز ہے یا نہیں؟ فرمایا جائز ہے"۔ سوال ہوا کہ "روزہ دار آنکھوں میں سرمہ ڈالے یا نہ ڈالے؟ فرمایا: "مکروہ ہے۔ اور ایسی ضرورت ہی کیا ہے کہ دن کے وقت سرمہ لگائے۔ رات کو سرمہ لگا سکتا ہے۔"

(بدر جلد نمبر 6 ص 14 بتاریخ 24 فروری 1907ء)

تو بعض سرمہ کے شوقین ایسے بھی ہوتے ہیں آجکل تو میں نے نہیں دیکھے لیکن کبھی کبھی کوئی پرانے زمانہ کا آدمی مل جاتا ہے جو سرمہ لگاتا ہے مگر مرد نہ بھی ہو تو عورتیں تو سرمہ لگا ہی لیتی ہیں۔ تو دن کو ضرورت کیا ہے رات کو لگالیا کریں اگر لگانا ضروری ہو۔

"ایک شخص کا سوال پیش ہوا کہ میں مکان کے اندر بیٹھا ہوا تھا اور میرا یقین تھا کہ ہنوز روزہ رکھنے کا وقت ہے اور میں نے کچھ کھا کر روزہ کی نیت کی۔ مگر بعد میں ایک دوسرے شخص سے معلوم ہوا کہ اس وقت سفیدی ظاہر ہو چکی تھی اب میں کیا کروں؟ حضرت نے فرمایا کہ ایسی حالت میں اس کا روزہ ہو گیا۔ دوبارہ رکھنے کی ضرورت نہیں کیونکہ اپنی طرف سے اس نے احتیاط کی اور نیت میں فرق نہیں صرف غلطی لگ گئی اور چند منٹوں کا فرق پڑ گیا۔" (بدر 14 فروری 1907ء) مگر غلطی سے اگر ہوا ہو تو پھر تو جائز ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مگر جان بوجھ کے یہ نہیں ہو سکتا۔

ڈلہوزی میں مجھے یاد ہے کہ ایک رضاکارانہ خدمت کرنے والی معزز خاتون تھیں وہ پہلے سب کو روزہ رکھوایا کرتی تھیں۔ پہرے داروں کو بھی سب کو' اور اس کے بعد تھوڑا سا وقت بچتا تھا اس میں انہوں نے اپنا روزہ رکھنا ہوتا تھا تو ایک دو دفعہ انہوں نے دیکھا کہ اذان ہو گئی ہے۔ غالباً جلال تھا اس موذن کا نام تو اس نے اس کو بلا کے بہت ڈانٹا کہ دیکھو جب تک مجھ سے نہ پوچھ لو خواہ جتنی مرضی روشنی ہو جائے تم نے اذان نہیں دینی۔ تو ایک دفعہ حضرت مصلح موعود نے غور کیا کہ یہ کیا وقت ہے اتنی دیر ہو گئی ہے اذان کیوں نہیں ہو رہی۔ تو جلال کو بلا کے ڈانٹا کہ تم اذان کیوں نہیں دے رہے؟ کہا جی اندر سے مجھے حکم ہے۔ وہ خاتون صاحبہ کہتی ہیں کہ جب تک میں نہ روزہ رکھ لوں خواہ جتنی مرضی روشنی ہو جائے' سورج بھی چڑھ جائے تم نے اذان نہیں دینی۔ تو مراد یہی ہے کہ غلطی سے اگر ہو' واقعی ناواقفیت سے ہو جائے۔ تو کتنا آسان فرما دیا ہے حضرت مسیح موعود (۔) نے روزوں کو جو خدا کا منشاء ہے یہ سختی پیدا کرنے کے لئے نہیں آتے اگر غلط فہمی سے انسان روزہ رکھ لے جبکہ ابھی روشنی ہو چکی ہو تو روزہ ہو جائے گا۔ بعض دفعہ غلط فہمی سے روزہ کھول بھی دیا جاتا ہے اور بعد میں دیکھا تو سورج نکل آیا تو وہ روزہ بھی ہو جائے گا۔ اس قسم کے معاملات میں وہم کے شیطان کا شکار نہیں ہونا چاہئے۔

ایک سوال یہ پیش ہوا کہ "بعض اوقات رمضان ایسے موسم میں آتا ہے کہ کاشتکاروں سے جبکہ کام کی کثرت مثل تخم ریزی و درودگی ہوتی ہے۔" تخم ریزی سے مراد یہ ہے کہ جو مہینہ کاشت کا ہوتا ہے بعض دفعہ بہت سخت مہینے کے دن ہوتے ہیں' انتہائی گرمی اور زمیندار مجبور ہے کہ اس مہینے میں وہ ہل چلائے۔ "ایسے ہی مزدوروں سے جن کا گزارہ مزدوری پر ہے"۔ اور انہوں نے مزدوری کرنی اور روٹی کھانی ہے مگر اتنی سخت گرمی ہے کہ ان کی برداشت سے باہر ہے۔ "روزہ نہیں رکھا جاتا' ان کی نسبت کیا ارشاد ہے؟ فرمایا "انما الاعمال بالنیات" کہ دیکھو اعمال کی بناء نیتوں پر ہوتی ہے۔ "یہ لوگ اپنی حالتوں کو مخفی رکھتے ہیں۔" یعنی غربت کی وجہ سے بیان نہیں کرتے۔ "ہر شخص تقویٰ وطہارت سے اپنی حالت سوچ لے۔ اگر کوئی اپنی جگہ مزدوری پر رکھ سکتا ہے تو ایسا کرے۔" کسی اور کو اگر کوئی مزدوری پہ رکھنے کی استطاعت رکھتا ہے تو ایسا کر لے۔ "ورنہ مریض کے حکم میں ہے پھر جب میسر ہو رکھ لے۔"

(بدر 26 ستمبر 1907ء)

یہاں جو روزہ کی سختی ہے غیر احمدیوں میں اس کا تو یہ حال ہے کہ صوبہ سرحد میں جہاں یہ سختی بہت زیادہ ہوتی ہے وہاں اگر کوئی شخص روزہ کی گرمی کی شدت میں بے ہوش ہو کر گر جائے تو تب بھی اس کے منہ میں کچھ نہیں ڈالیں گے کہ شاید ابھی کچھ رطوبت ہو منہ میں۔ تو منہ میں تھوڑی سی مٹی ڈال دیتے ہیں پھر وہ مٹی انگلی سے نکالتے ہیں' اگر مٹی گیلی ہو تو پھر کچھ نہیں دیں گے اس کو اور اگر مٹی خشک نکل آئے اسی طرح کی اسی طرح تو پھر وہ اس کا روزہ تڑوا دیتے ہیں تو یہ سب جہالتیں ہیں' یہ توہمات کے شیاطین ہیں جو انسان پر قبضہ کرتے ہیں۔ روزہ میں شیاطین سے دور بھاگنا چاہئے یا ان کو اپنے سے دور رکھنا چاہئے۔

"(۔) ایک دفعہ میرے دل میں آیا کہ یہ فدیہ کس لئے مقرر کیا گیا ہے تو معلوم ہوا کہ توفیق کے واسطے ہے تاکہ روزہ کی توفیق اس سے حاصل ہو۔" اب رمضان میں جو فدیہ دیا جاتا ہے یہ روزہ کا بدل نہیں ہوتا بلکہ روزہ میں ایک قسم کی عملی دعا کا موجب بن جاتا ہے کہ خدایا مجھے روزہ کی توفیق دے دے اور مجبوری سے میرے روزے چھٹ رہے ہیں۔ تو معلوم ہوا کہ توفیق کے واسطے ہے تاکہ روزہ کی توفیق اس سے حاصل ہو۔ خدا ہی کی ذات ہے جو توفیق عطا کرتی ہے اور ہر شئے خدا ہی سے طلب کرنی چاہئے۔ خدا تعالیٰ تو قادر مطلق ہے۔ وہ اگر چاہے تو ایک مدقوق کو بھی روزہ کی طاقت عطا کر سکتا ہے۔ فدیہ سے یہی مقصود ہے کہ وہ طاقت حاصل ہو جاوے اور یہ خدا کے فضل سے ہوتا ہے۔ پس میرے نزدیک خوب ہے کہ (انسان) دعا کرے کہ الٰہی یہ تیرا ایک مبارک مہینہ ہے۔" مبارک اور مبارک۔ "اور میں اس سے محروم رہا جاتا ہوں اور کیا معلوم کہ آئندہ سال زندہ رہوں یا نہ' یا ان فوت شدہ روزوں کو ادا کر سکوں یا نہ۔ اور اس سے توفیق طلب کرے تو مجھے یقین ہے کہ ایسے دل کو خدا طاقت بخش دے گا۔"

(البدر 12۔ دسمبر 1902ء)

تو بعض بیماریوں سے بھی روزہ کے ایام میں فدیہ نجات دلوا دیتا ہے جیسا کہ دق کی بیماری ہے۔ بڑی خطرناک ہے لیکن اگر انسان فدیہ دے اور غم محسوس کرے کہ ایسی بیماری لاحق ہو گئی ہے کہ میں روزہ رکھ نہیں سکتا جس کی وجہ سے مجھے فدیہ دینا پڑ رہا ہے تو ایسے فدیہ کی ادائیگی کے وقت اس کو طاقت پیدا ہو جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ اس کو گہری بیماریوں سے بھی محفوظ فرما دیتا ہے۔

پھر حضرت مسیح موعود (۔) فرماتے ہیں "اصل بات یہ ہے کہ قرآن شریف کی رخصتوں پر عمل کرنا بھی تقویٰ ہے۔ خدا تعالیٰ نے مسافر اور بیمار کو دوسرے وقت رکھنے کی اجازت اور رخصت دی ہے اس لئے اس حکم پر بھی تو عمل رکھنا چاہئے۔ میں نے پڑھا ہے کہ اکثر اکابر اس طرف گئے ہیں کہ اگر کوئی حالت سفر یا بیماری میں روزہ رکھتا ہے تو یہ معصیت ہے کیونکہ غرض تو اللہ تعالیٰ کی رضا ہے نہ اپنی مرضی اور اللہ تعالیٰ کی رضا' فرمانبرداری میں ہے۔ جو حکم وہ دے اس کی اطاعت کی جائے اور اپنی طرف سے اس پر حاشیہ نہ چڑھایا جاوے۔ اس نے تو یہی حکم دیا ہے (۔) اس میں کوئی قید اور نہیں لگائی کہ ایسا سفر ہو یا ایسی بیماری ہو۔ میں سفر کی حالت میں روزہ نہیں رکھتا اور ایسا ہی بیماری کی حالت میں۔ چنانچہ آج بھی میری طبیعت اچھی نہیں اور میں نے روزہ نہیں رکھا۔"

(الحکم 31 جنوری 1907ء ص 14)

بیماری کی حالت میں روزہ نہ رکھنا ایک ایسا مسلک ہے جس میں حضرت مسیح موعود (۔) کو دوسروں کی آنکھوں کی قطعاً کوئی پرواہ نہیں ہوا کرتی تھی نہ روزہ رکھنے میں کوئی دکھاوا تھا نہ روزہ نہ رکھنے میں کوئی دکھاوا تھا۔ چنانچہ ایک موقعہ پر جلسہ کے دوران آپ کے لب خشک ہوئے اور آپ نے کچھ پی لیا اور وہ روزہ کا مہینہ تھا اور بہت شور پڑا۔ ان غیر احمدیوں کی طرف سے جو اس میں شامل تھے۔ غالباً پتھراؤ بھی ہوا کہ یہ کیسا انسان ہے جو اپنے آپ کو (مامور من اللہ) کہتا ہے اور روزے نہیں رکھتا۔ تو حضرت مسیح موعود (۔) کی طبیعت میں انکساری اور سادگی کی یہ علامت ہے کہ آپ نے کبھی کسی چیز میں دکھاوا نہیں کیا جو حقیقت حال تھی اس کو اسی طرح رکھا چنانچہ اس وقت بھی اس مسئلہ کو بیان کرتے وقت بھی آپ نے فرمایا آج میں بیمار ہوں چنانچہ میں نے روزہ نہیں رکھا۔

پھر فرمایا "میرا مذہب یہ ہے کہ انسان بہت دقتیں اپنے اوپر نہ ڈال لے۔ عرف میں جس کو سفر کہتے ہیں خواہ وہ دو تین کوس ہی ہو اس میں قصر و سفر کے مسائل پر عمل کرے (۔) اعمال کی بناء نیتوں پر ہی ہے۔" بعض دفعہ ہم دو دو تین تین میل اپنے دوستوں کے ساتھ سیر کرتے ہوئے چلے جاتے ہیں مگر کسی کے دل میں یہ خیال نہیں آتا کہ ہم سفر میں ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لیکن جب انسان اپنی گٹھڑی اٹھا کر سفر کی نیت سے چل پڑتا ہے تو وہ مسافر ہوتا ہے۔" خواہ وہ اپنے چھوٹے سے گاؤں کی حد سے ذرا ہی باہر گیا ہو تو اگر وہ گٹھڑی اٹھا کر سفر کی نیت سے چل پڑا ہے تو وہ مسافر ہی ہو گا گٹھڑی اٹھانا محاورہ ہے مراد ہے کہ اپنا سامان پیک کیا سفر کے ارادہ سے باہر نکلا۔ "شریعت کی بناء وقت پر نہیں ہے۔ جس کو تم عرف میں سفر سمجھو وہی سفر ہے۔ اور جیسا کہ خدا کے فرائض پر عمل کیا جاتا ہے ویسا ہی اس کی رخصتوں پر عمل کرنا چاہئے۔ فرض بھی خدا کی طرف سے ہیں اور رخصت بھی خدا کی طرف سے۔"

(الحکم 17 فروری 1901ء)

اب چونکہ نماز کا وقت تھوڑا رہ گیا ہے اس لئے میں اس خطبہ کو ختم کرتا ہوں۔ جو باقی ہیں یہ آئندہ خطبہ میں انشاء اللہ کام آ جائیں گے۔

(الفضل انٹرنیشنل لندن 21 جنوری 2000ء)

اطلاعات و اعلانات

دردناک حادثہ

○ محترمہ محمودہ نصرت صاحبہ صدر لجنہ ناصر آباد شرقی نمبر 2 ربوہ کے بیٹے مکرم مدثر علی صاحب ابن مکرم چوہدری عبدالغفور صاحب (مرحوم) جرمنی میں ایک ایکسیڈنٹ کی وجہ سے بعمر تقریباً 24 سال بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ جبکہ ان کے دوسرے بھائی مکرم معظم علی صاحب (بعمر 26 سال) سر پر شدید چوٹ کی وجہ سے ہسپتال میں داخل ہیں اور حالت تشویشناک ہے۔ دونوں بھائی مکرم ہادی علی چوہدری صاحب مربی سلسلہ لندن کے بھانجے اور مکرم چوہدری فرزند علی صاحب (مرحوم) کے نواسے ہیں۔ نیز حافظ خالد افتخار صاحب مربی سلسلہ کے پھوپھی زاد بھائی ہیں۔

مکرم مدثر علی صاحب کی مغفرت اور پسماندگان کے صبر جمیل کے لئے احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے۔ اس طرح مکرم معظم علی صاحب کی جلد شفایابی اور درازی عمر کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

○ مکرم فضیل عیاض احمد صاحب ایم ٹی اے پاکستان۔ ربوہ کی بھابھی عزیزہ عظمٰی شکیل کے گلے میں کینسر کا آپریشن 21-11-2000 کی صبح پولی کلینک اسلام آباد میں ہوا تھا۔ لیکن آپریشن کے ایک گھنٹے کے بعد سانس کی نالی میں خون کا ایک Clot چلے جانے کے باعث حالت بگڑ گئی۔ حالت بے حد خراب ہے۔ اس وقت انسٹیٹوٹ آف میڈیکل سائنسز اسلام آباد پاکستان کے ICU میں داخل ہیں۔

عزیزہ کی عمر 36 سال ہے۔ قارئین الفضل کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے

تقریب شادی

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے عزیز افتخار اللہ سیال صاحب ایم سی ایس، انچارج شعبہ کمپیوٹر تحریک جدید ربوہ ابن محترم چوہدری سمیع اللہ سیال صاحب وکیل الزراعت وصنعت و تجارت تحریک جدید کی شادی خانہ آبادی عزیزہ مبارکہ شمس صاحبہ بنت محترم حافظ مبین الحق شمس صاحب (مرحوم) کے ساتھ یکم نومبر 2000ء کو طے پائی۔

ان کا نکاح مورخہ یکم نومبر 2000ء بروز بدھ محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد دعوت الی اللہ نے بعد نماز عصر دارالعلوم وسطی ربوہ میں مبلغ پچاس ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔ اور اسی دن رخصتی بھی عمل میں آئی۔ اس موقع پر محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی بھی تشریف لائے۔ اگلے دن 2 نومبر 2000ء بروز جمعرات دفاتر تحریک جدید کے لان میں تقریب ولیمہ پر چائے سے تواضع کی گئی۔

عزیز افتخار اللہ سیال محترم چوہدری رحمت اللہ سیال صاحب کا پوتا اور حضرت عطاء محمد صاحب (سابق امیر جماعت احمدیہ جڑانوالہ) رفیق حضرت مسیح موعود کا نواسا ہے اسی طرح عزیزہ مبارکہ شمس محترم میاں محمد یامین صاحب تاجر کتب آف قادیان کی پوتی اور حضرت مرزا غلام نبی مسگر (امرتسری) رفیق حضرت مسیح موعود کی نواسی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 27 نومبر۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 11 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 24 درجے سنٹی گریڈ
منگل 28 نومبر غروب آفتاب۔ 5-07
بدھ 29۔ نومبر طلوع فجر۔ 5-21
بدھ 29۔ نومبر۔ طلوع آفتاب 6-46

مسلم لیگ جی ڈی اے میں شامل

گرینڈ ڈیمو کریٹک الائنس میں مسلم لیگ کو شامل کرنے کا فیصلہ کر لیا گیا۔ مسلم لیگ کی شمولیت کا فیصلہ کثرت رائے سے کیا گیا۔ حامد ناصر چٹھہ سمیت 8 جماعتوں نے اتحاد کو مسترد کرتے ہوئے اپنے راستے الگ کر لئے۔ نوابزادہ نصراللہ خان نے اجلاس کے بعد صحافیوں کو بریفنگ دیتے ہوئے کہا کہ ہم بحالی جمہوریت جیسے بڑے مقصد کی خاطر اکٹھے ہوئے ہیں۔ اتحاد کا نام تبدیل کر دیا جائے گا۔ اتحاد کا طریق کار بعد میں طے ہو گا۔ انہوں نے کہا کہ کوئی پرائیویٹ فوج بنانے کا ارادہ نہیں ہم عوامی رابطہ مہم کے ذریعے عوامی مطالبے منظور کرواتے ہیں۔ آئندہ اجلاس میں مسلم لیگ بھی شریک ہو گی۔

حامد ناصر چٹھہ کی مخالفت

مسلم لیگ کی شمولیت کے بڑے مخالف حامد ناصر چٹھہ نے کہا کہ ہم مسلم لیگ کے ساتھ تو بیٹھ سکتے ہیں لیکن نواز فیملی کے ساتھ نہیں بیٹھ سکتے۔ ہم اپنے ساتھیوں سے مل کر نیا جی ڈی اے بنائیں گے نواز شریف نے اپنے دور میں جمہوریت کا ستیاناس کیا۔

روزہ منگل کو ہو گا

مرکزی رویت ہلال کمیٹی نے جس کا اجلاس پشاور میں ہوا اپنے صوبائی ضلعی اور تحصیل وسب ڈویژن کی سطح پر منعقدہ اجلاسوں کے نتائج کی روشنی میں طے کیا کہ اتوار کی شام چاند نظر آنے کی کوئی قابل قبول شہادت پورے ملک میں سے نہیں ملی لہٰذا پہلا روزہ منگل کو ہو گا۔

پشاور میں پیر کو روزہ

پشاور میں جہاں مرکزی رویت ہلال کمیٹی کا اجلاس جاری تھا بعض مقامی علماء نے فیصلہ کیا کہ چاند نظر آ گیا ہے لہٰذا پیر کو پہلا روزہ ہو گا۔

بقیہ صفحہ 1

اس منصوبہ پر عمل درآمد کے لئے نماز فجر کے بعد کلاسیں لگائی جائیں گی تاہم مقامی ضرورت کے تحت اس وقت میں تبدیلی بھی ہو سکتی ہے۔

احباب جماعت سے اس منصوبہ میں بھرپور تعاون اور کامیابی کے لئے خصوصی دعاؤں کی درخواست کی گئی ہے۔

(صدر عمومی)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ہم خیال گروپ کی مخالفت

مسلم لیگ کے باغی ہم خیال گروپ نے جی ڈی اے سے اتحاد کو نامنظور کر دیا انہوں نے الزام لگایا کہ مسلم لیگ کو پیپلز لیگ بنا دیا گیا ہے۔

رمضان میں سستی اشیاء کی فراہمی

گورنر پنجاب نے کہا ہے کہ حکومت نے رمضان المبارک کے دوران لوگوں کو سستی اشیاء فراہم کرنے کے لئے پوری حکومت کو حرکت میں لانے کا فیصلہ کیا ہے جس کے تحت پنجاب کی پوری کابینہ سستے بازاروں میں قیمتوں کی مانیٹرنگ کرے گی اور ہر وزیر کو علیحدہ ڈویژن کا انچارج بنایا جائے گا۔ وہ اتوار بازاروں کے دورہ کے موقع پر اخبار نویسوں سے گفتگو کر رہے تھے۔

غداری کرنے والے نہ ہوں تو.....

وفاقی وزیر داخلہ نے کہا ہے کہ اگر پاکستان کی قیادت مخلص ہو، لوٹ مار میں ملوث نہ ہو اور پاکستان میں غداری کرنے والے نہ ہوں تو پاکستان دنیا کا خوشحال ترین ملک بن سکتا ہے۔ لیکن ابھی بھی کچھ نہیں بگڑا۔ اب بھی ملک یہ مقام حاصل کر سکتا ہے۔ ہم سب لوگ ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں اور جو لوگ نفرت پھیلاتے ہیں ان کے ساتھ سختی سے نمٹیں گے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے کراچی کے مقامی ہوٹل میں اعلیٰ ثانوی تعلیمی بورڈ کی گولڈن جوبلی تقریب میں خطاب کرتے ہوئے کہا۔

چناب پل زمین میں دھنسنے لگا

ربوہ کے قریب دریائے چناب پر نو تعمیر شدہ پل کا ستون زمین میں دھنسنا شروع ہو گیا جس کے باعث پل سے ٹریفک کا گزارنا بند کر کے پرانے پل سے گزارنا شروع کر دی ہے۔ پرانے پل کے تنگ ہونے کے باعث اکثر ٹریفک جام رہنا شروع ہو گئی ہے۔ یاد رہے کہ اس پل کا افتتاح رواں سال کے وسط میں ہوا تھا۔

احمد ندیم گولڈ سلور ہاؤس
جدید ڈیزائنوں میں فینسی زیورات کٹ کے سیٹ بالیوں کا با اعتماد مرکز
صرافہ بازار رنگ محل لاہور فون 766 2011
رہائش ٹاؤن شپ لاہور فون 512 1982

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی۔ محمد اشرف بلال
زیر نگرانی۔ پروفیسر ڈاکٹر سجاد حسن خان
اوقات کار۔ صبح 9 بجے تا شام 4 بجے
وقفہ 12 بجے تا 1 بجے دوپہر۔ ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ۔ گڑھی شاہو۔ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تمام گاڑیوں و ٹریکٹروں کے ہوز پائپ آٹوز
کی تمام آئٹم آرڈر پر تیار
SRP
سینکی ربڑ پارٹس
جی ٹی روڈ ر چناٹاؤن نزد گلوب ٹمبر کارپوریشن فیروزوالا لاہور
فون فیکٹری 042-7924522,7924511
فون رہائش 7729194
طالب دعا - میاں عباس علی - میاں ریاض احمد - میاں تنویر اسلم

SUZUKI
Baleno
Cultus
Bolan
Mehran
Sunday open
Friday Closed
گاڑیاں
نقد و آسان اقساط پر
دیدہ زیب رنگوں اور ہر ماڈل میں دستیاب ہیں
حاضر سٹاک فوری ڈیلیوری
MINI MOTORS
AUTHORISED A CLASS DEALERS
54-Industrial Gulberg III, Lahore
Tel: 5712119-5713689-5873384

البشیرز - اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ
پیج
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ -
فون نمبر 04524-214510
پروپرائٹر: ایم بشیر الحق اینڈ سنز

رجسٹرڈ
ناصر دواخانہ
بچی بوٹی کی گولیاں
گولبازار ربوہ - فون 211434-212434

لاہور میں احمدی بھائیوں کا اپنا پریس
سلور لنک پرنٹرز
کتب وزٹنگ کارڈ - لیٹر پیڈ - بروشرز
شادی کارڈز کیلنڈرز
کلر فل ڈیزائننگ نیز ہر زبان میں کمپوزنگ کی سہولت موجود
بیرون ملک مقیم احمدی تاجر بھائیوں کیلئے پرنٹنگ میٹریل باہر بھجوانے کی سہولت
ایڈریس: احسان منزل فسٹ فلور رائل پارک لاہور فون/فیکس: 6369887
E-mail: silverlp@hotmail.com

ایم موسیٰ اینڈ سنز
100 YEARS
ڈیلرز: - ملکی و غیر ملکی BMX+MTB بائیسکل
اینڈ سپئیر پارٹس
27 - نیلا گنبد لاہور فون 7244220
پروپرائٹرز - مظفر احمد ناگی - طاہر احمد ناگی

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کے لئے
ہمارے ہاں تشریف لائیں
نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دکان 212837

MASTERPIECES OF ISLAMIC ART
Selected Holy Quranic Verses in Beautiful Designs
Available in the shape of Metallic Mounts
MULTICOLOUR (PVT) LIMITED
129-C, Rehmanpura, Lahore. Ph: 759 0106,
Fax: 759 4111, Email: qaddan@brain.net.pk

وقف نو بچوں کے لئے خصوصی رعایت
عمار پوشاک
یگانہ ریڈی میڈ گارمنٹس کی مکمل ورائٹی
دستیاب ہے - نیز مردانہ ڈریس پینٹ'
ڈریس شرٹ' عمدہ کوالٹی میں دستیاب ہے -
پروپرائٹر: احسان اللہ وڑائچ - دوکان نمبر 4'5
کشمیر پلازہ انٹرنیشنل مارکیٹ M-20 سول سنٹر ماڈل ٹاؤن ایکسٹینشن
لاہور - فون آفس 042-5168629

وائٹس کورس
لیکوریا کے مکمل شافی علاج کے لئے
وائٹس کورس ہر عمر کی بچیوں اور
عورتوں کے لئے یکساں مفید ہے
سرپرست اعلیٰ: ہومیو ڈاکٹر رائے انور احمد مبشر
ہیڈ آفس: زیلاٹ ہومیو فارمیسی احمد نگر
ضلع جھنگ فون: 04524-211351

نعیم آپٹیکل سروس
نظر و دھوپ کی عینکیں ڈاکٹری نسخہ کے مطابق لگائی جاتی ہیں
کنٹیکٹ لینز و سلوشن دستیاب ہیں
نظر کا معائنہ بذریعہ کمپیوٹر
فون 642628-34101 چوک کچہری بازار فیصل آباد

شاہد الیکٹرک سٹور
ہر قسم سامان بجلی دستیاب ہے
پروپرائٹر: میاں ریاض احمد
متصل احمدیہ بیت الفضل گول امین پور بازار فیصل آباد
فون نمبر 642605-632606

الفضل روم کولر اینڈ گیزر
نیز پرانے کولر اور گیزر ر یپئر اور
تبدیل بھی کئے جاتے ہیں -
265/16B-1 کالج روڈ نزد اکبر چوک
ٹاؤن شپ لاہور - فون 5114822-5118096
برانچ: اقصیٰ روڈ نزد ریلوے پھاٹک ربوہ P.P 212038

انگریزی ادویات و ہیلتھ جات کا مرکز
بعد تشخیص مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد
فون - 847434

کراچی کی فینسی ورائٹی K-22 میں خریدنے کیلئے تشریف لائیں
العمران جیولرز
الطاف مارکیٹ کانٹھیاں والا بازار سیالکوٹ
فون دکان 594674 رہائش 265155
پروپرائٹر: عمران مقصود - موبائل 0300-617823

تمام ائرلائنز کے ٹکٹ خصوصی رعایتی ریٹ پر دستیاب ہیں -
کمپیوٹرائزڈ ریزرویشن کیلئے ہماری خدمات حاضر ہیں
ملٹی سکائی ٹریولز اینڈ ٹورز پرائیویٹ لمیٹڈ
S.N.C-6 سنٹر بلاک 12/D فضل الحق روڈ بلیو ایریا - اسلام آباد
فون 2873030,2873680 فیکس 825111
Email:multisky@isb.pol.com.pk

اسلام آباد میں پراپرٹی اور کرایہ پر لین دین کیلئے
VIP Enterprises
Property Consultant
سہیل صدیقی
270056-2877423

معیاری اور کوالٹی سکرین پرنٹنگ اور ڈیزائننگ
خان نیم پلیٹس
نیم پلیٹس کلاک ڈائلز
سٹکرز شیلڈز
ٹاؤن شپ لاہور فون: 5150862 فیکس: 5123862
ای میل knp_pk@yahoo.com

ضرورت ہے
ہمیں اپنی فیکٹری واقع جہلم کے توسیعی منصوبے کے لئے درج ذیل سٹاف کی ضرورت ہے -
1. شفٹ سپروائزر: مکینیکل / الیکٹریکل میں ڈپلومہ یا کسی صنعتی ادارے میں اسی شعبے میں 5 سالہ تجربہ -
2. مشین آپریٹر: ڈپلومہ ہولڈر یا کسی صنعتی ادارے میں مکینیکل / الیکٹریکل شعبے میں کام کرنے کا تجربہ
3. فورک لفٹ آپریٹر: کم از کم 5 سال کا تجربہ - عمر 30 سال سے زائد -
4. کار ڈرائیور: کم از کم 5 سال کا تجربہ - عمر 30 سال سے کم نہ ہو -
5. سیکورٹی گارڈ: عمر 30 سے 40 سال سابقہ فوجی اور مڈل تک تعلیم یافتہ افراد قابل ترجیح ہوں گے -
6. ہیلپر: 18 سال سے زائد عمر کے صحت مند افراد -
تمام افراد کو تنخواہ حسب قابلیت و تجربہ دی جائے گی - اس کے علاوہ سنگل رہائش (نمبر 1 سے 2 کو فیملی رہائش دی جا سکتی ہے) میڈیکل' ہفتہ وار چھٹی' سالانہ چھٹیاں' اوور ٹائم' پنشن' گریجوئٹی اور بونس کی سہولیات ہوں گی -
درخواستیں معہ تصدیق نیچے دیئے گئے پتہ پر ارسال کریں -
پاکستان چپ بورڈ (پرائیویٹ) لمیٹڈ
پوسٹ بکس نمبر 18 جی ٹی روڈ جہلم فون: 0541-646580-1

شادی بیاہ و دیگر ضروریات کے لئے ڈنر سیٹ
پلاسٹک | چینی | ماربل | سٹین لیس سٹیل کے برتن
سٹین لیس سٹیل دیگچا سیٹ
اعلیٰ کوالٹی مناسب دام
میجسٹک پریشر ککر
پاک آئرن سٹور
گول بازار ربوہ
فون دوکان 211007